جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

اگلوں کی پیروی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ[۱]: ”[وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ[۲]] لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ [كَانَ[۳]] قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا[۴] جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ“[۵]، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اليَهُوْدَ، وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ”فَمَنْ؟“.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم لوگ بھی اپنے اگلوں ہی کے طریقوں پر چلو گے[۱]۔ تم میں اور اُن میں ایسی موافقت ہوگی، گویا بالشت پر بالشت اور ہاتھ پر ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی لازماً گھسو گے[۲]۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ، یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: اور کون؟

۱۔ اصل میں لفظ ’سنن‘ آیا ہے۔ اِس سے یہاں برے طریقے مراد ہیں، یعنی جو اُنھوں نے اپنی خواہشات اور

تعصّبات سے مغلوب ہو کر دین کی تعبیر، اُس کے فہم اور اُس پر عمل کے معاملے میں اختیار کیے۔ آگے کی روایتوں سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی۔ تاہم یہاں 'لَوْ سَلَکُوْا جُحْرَ ضَبٍّ' کے الفاظ سے بھی واضح ہے۔

۲۔ یہ ظاہر ہے کہ شدید تنبیہ کا اسلوب ہے۔ اِس سے مقصود یہ ہے کہ نسلاً بعد نسل آپ کے تمام ماننے والے متنبہ ہوں اور اگلوں کے انجام سے سبق لے کر اُن برے طریقوں سے بچیں جو اُن کے لیے خدا کے غضب اور اُس کی ناراضی کا باعث بن گئے۔ قرآن مجید کے پہلے باب میں اُن سورتوں کی تقدیم کا مقصد بھی یہی ہے جن میں یہود و نصاریٰ سے خطاب کیا گیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی، افسوس ہے کہ حرف بہ حرف پوری ہو گئی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کے علما و رُہبان نے جو رویے اختیار کیے اور اپنے دین میں طرح طرح کی بدعتیں داخل کر کے جس طرح اُس کا حلیہ بگاڑا، اُن کے حکمرانوں نے جس طرح خدا کی شریعت کو پس پشت ڈالا اور اُن کے عوام جس طرح توہمات میں مبتلا ہوئے اور مشرکانہ عقائد اور مبتدعانہ اعمال کے خوگر ہو کر رہ گئے، مسلمان بھی اُسی طریقے سے اِن سب جرائم کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اِس کی تفصیلات اگر کوئی شخص چاہے تو عہد رسالت کے بعد ہر دور کے علما و مصلحین کی تحریروں میں دیکھ لے سکتا ہے جو اپنے زمانے کے لوگوں کو اُن کے جرائم پر متنبہ کرتے رہے ہیں۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۳۴۵۶ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۱۸۰۰، ۱۱۸۴۳۔ صحیح بخاری، رقم ۷۳۲۰۔ صحیح مسلم، رقم ۲۶۶۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۰۳۔

اِس کے شواہد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِن شواہد کے مراجع یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۳۷۶۔ مسند احمد، رقم ۸۳۴۰، ۹۸۱۹، ۱۰۸۲۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۹۹۴۔ مسند حارث، رقم ۷۵۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۰۶۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اِس باب کی روایت السُّنۃ، مروزی رقم ۴۸ میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے السُّنۃ، مروزی رقم ۴۳ میں دیکھ لی جا سکتی ہے۔

۲۔ یہ اضافہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک طریق مسند احمد، رقم ۸۳۴۰ سے لیا گیا ہے۔

۳۔ صحیح بخاری، رقم ۷۳۲۰۔

۴۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۱۸۰۰ میں یہاں 'دَخَلُوا' کا لفظ ہے۔

۵۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۷۳۲۰ میں یہاں 'تَبِعْتُمُوْهُمْ' کا لفظ روایت ہوا ہے۔

— ۲ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا، شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ"، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ".

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ میری امت کے لوگ بھی وہی طریقے اختیار کر لیں گے جو اُن سے پہلی قوموں نے کیے تھے۔ دونوں میں ایسی موافقت ہو گی، گویا بالشت پر بالشت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھا ہو۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ، جس طرح فارس اور روم کے لوگ ہیں[1]؟ آپ نے فرمایا: اِن کے سوا اور کون لوگ ہو سکتے ہیں؟

۱۔ یعنی فارس کے مجوس اور روم کے مسیحی۔ اِس سے اشارہ نکلتا ہے کہ مجوس بھی اگرچہ ثنویت، آتش پرستی اور دوسری مشرکانہ بدعتوں میں مبتلا ہو چکے تھے، لیکن اصلاً کسی پیغمبر ہی کے پیرو تھے۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اتمام حجت کے بعد اِن کی سزا کے معاملے میں ان پر اُسی قانون کا اطلاق کیا، جس کا حکم قرآن میں اہل کتاب کے لیے دیا گیا ہے۔ سورۂ حج (۲۲) کی آیت ۱۷ میں اِن کا ذکر جس طریقے سے ہوا ہے، اُس سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۷۳۱۹ سے لیا گیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تعبیر کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۸۳۰۸، ۸۴۳۳، ۸۸۰۵، ۸۸۰۶۔

— ۳ —

إِنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ، حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ[1]: ”لَيَحْمِلَنَّ شِرَارُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى سَنَنِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ [مِنْ[2]] أَهْلِ الْكِتَابِ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ“.

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس امت کے اشرار لازماً وہی طریقے اختیار کریں گے جو اہل کتاب کے اُن لوگوں نے اختیار کیے تھے جو اِن سے پہلے گزرے ہیں، بالکل اُسی طرح جیسے تیر کے پر پر ایک دوسرا پر رکھ دیا جائے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۷۱۳۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۲۱۷۔ مسند ابن جعد، رقم ۳۴۲۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۱۴۰۔

۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۱۴۰۔

— ۴ —

عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ[1]: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ

وَنَحنُ حَدِيثُو عَهدٍ بِكُفرٍ فَمَرَرنَا عَلٰى شَجَرَةٍ[2] يَضَعُ الْمُشرِكُونَ عَلَيهَا أَسلِحَتَهُم،[3] [وَيَعكُفُونَ حَولَهَا[4]] يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنوَاطٍ،[5] فَقُلنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اجعَل لَنَا ذَاتَ أَنوَاطٍ كَمَا لَهُم ذَاتُ أَنوَاطٍ، فَقَالَ: "اللّٰهُ أَكبَرُ، قُلتُم كَمَا قَالَ أَهلُ الكِتَابِ[6] لِمُوسٰى عَلَيهِ السَلَامَ: ﴿اجعَل لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُم اٰلِهَةٌ﴾" [الأعراف: ١٣٨]، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: "[وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ[7]] إِنَّكُم سَتَركَبُونَ سَنَنَ مَن كَانَ قَبلَكُم [سُنَّةً سُنَّةً[8]]".

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ابھی نئے نئے کفر سے نکل کر اسلام کی طرف آئے تھے کہ ہمارا گزر ایک درخت کے پاس سے ہوا جس پر مشرکین اپنے اسلحہ لٹکا دیتے اور اُس کے گرد پرستش کے لیے بیٹھ جاتے تھے۔ اُسے ذات انواط کہا جاتا تھا۔ چنانچہ ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جس طرح اِن کا ذات انواط ہے، آپ ہمارے لیے بھی اِسی طرح کا ایک ذات انواط ٹھیرا دیجیے۔ آپ نے یہ سنا تو فرمایا: اللہ اکبر، تم نے تو وہی بات کہہ دی جو اہل کتاب نے اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ جس طرح اِن کے معبود ہیں، اِسی طرح کا ایک معبود ہمارے لیے بھی بنا دو۔ اِس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم لوگ بھی اپنے اگلوں ہی کے راستے پر چلو گے، اِس طرح کہ اُن کا ایک ایک طریقہ اختیار کرتے جاؤ گے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند طیالسی، رقم ۱۴۴۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ ہیں۔ متن کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد،

رقم ۲۰۷۶۳۔ مسند حمیدی، رقم ۸۷۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۳۷۵۔ مسند احمد، رقم ۲۱۸۹۷، ۲۱۹۰۰۔ سنن ترمذی، رقم ۲۱۸۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۱۲۱۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۴۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۰۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۲۹۰، ۳۲۹۱، ۳۲۹۲۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۳۲۹۔

۲۔ روایتوں کے کئی طریقوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۱۹۰۰ میں یہاں 'فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ'' کہ ہمارا گزر بیری کے ایک درخت کے پاس سے ہوا'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۲۹۱ میں یہاں 'یَنُوطُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ' کے الفاظ آئے ہیں، جب کہ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۱۸۹۷ میں یہاں 'یُعَلِّقُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ' کے الفاظ ہیں۔ یہ سب کم و بیش ایک ہی معنی کی تعبیرات ہیں۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۱۹۰۰۔

۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۰۲ میں یہاں 'وَیَدْعُونَهَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ'' اور وہ اُس کو ذات انواط کے نام سے پکارتے تھے'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۶۔ کئی طریقوں، مثلاً سنن ترمذی، رقم ۲۱۸۰ میں یہاں 'أَهْلُ الْكِتَابِ' کے بجائے 'قَوْمُ مُوسٰی' کے الفاظ ہیں، جب کہ مسند احمد، رقم ۲۱۹۰۰ میں یہاں 'كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسٰی'' جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا تھا'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۷۔ سنن ترمذی، رقم ۲۱۸۰۔

۸۔ مسند احمد، رقم ۲۱۸۹۷۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.com

المصادر والمراجع

ابن أبي أسامة أبو محمد الحارث بن محمد التميمي البغدادي. (١٤١٣هـ/ ١٩٩٢م).
بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث. ط١. المنتقي: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي. تحقيق: د. حسين أحمد صالح الباكري. المدينة المنورة: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن الجَعْد، علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي. (١٤١٠هـ/ ١٩٩٠م). **مسند ابن الجعد**. ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/ ١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستى. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (١٤١٥هـ). **الإصابة في تمييز الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلي محمد معوض. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. د.ط. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر أحمد بن علي أبو الفضل العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن عدي أبو أحمد الجرجاني. (١٤١٨هـ/ ١٩٩٧م). **الكامل في ضعفاء الرجال**. ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، وعلي محمد معوض. بيروت: الكتب العلمية.

ابن ماجه أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجه**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو يعلی أحمد بن علي التميمي، الموصلي. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م). **مسند أبي يعلی**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد اللّٰه الشيباني. (١٤٢١هـ/ ٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري، محمد بن إسماعيل، أبو عبداللّٰه الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البيهقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٢هـ/ ١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي أبو عيسٰی محمد بن عيسٰی. (١٣٩٥هـ/ ١٩٧٥م). **سنن الترمذي**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفٰی البابي الحلبي.

الحاكم أبو عبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه النيسابوري. (١٤١١هـ/ ١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفٰی عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي، أبو بكر عبد اللّٰه بن الزبير بن عيسٰی القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **مسند الحميدي**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الدَّارَانيّ. دمشق: دار السقا.

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/ ١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين**.ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصاري. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/ ١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

الذهبي شمس الدين أبوعبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/ ١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة**. ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٣٨٢هـ/ ١٩٦٣م). **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**. ط١. تحقيق: على محمد البجاوي. بيروت: دار المعرفة للطباعة والنشر.

السيوطي جلال الدين عبد الرحمٰن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطيالسي أبو داود سليمان بن داود البصري. (١٤١٩هـ/ ١٩٩٩م). **مسند أبي داود الطيالسي**. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

المزي أبو الحجاج يوسف بن عبد الرحمٰن القضاعي، الكلبي. (١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: دكتور بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمٰن الأعظمي. بيروت: توزيع المكتب الإسلامي.

النسائي أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/ ٢٠٠١م). **السنن الكبرىٰ**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

المروزي أبو عبد اللّٰہ محمد بن نصر بن الحجاج. **السنة.** (١٤٠٨هـ). ط١. تحقيق: سالم أحمد السلفي. بيروت: مؤسسة الكتب الثقافية.

النووي يحيٰى بن شرف أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج.** ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org